سوال

(522) کیاڈاکو کواپنا مال دے دیا جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل راہ زنی، ڈکیتی اورچوری چکاری کا دور ہے، بعض دفعہ گھر میں ڈاکو آجاتے ہیں اورمال ودولت کا مطالبہ کرتے ہیں، اگرمال وغیرہ نہ دیا جائے تومارتے پیٹتے ہیں، اگرمال دے دیا جائے توضمیر ملامت کرتا ہے، ایسے حالات میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کیا ہیں، اس سلسلہ میں تفصیل کے ساتھ راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ حالات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کے ساتھ ساتھ اپنے حفاظتی اقدامات کو نظر انداز نہ کریں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننا چاہے تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے اپنا مال نہ دے، اس نے عرض کیا اگر وہ میرے ساتھ جنگ وقتال پر اتر آئے؟ آپ نے فرمایا: تو بھی اس کے ساتھ جنگ وقتال کر، اس نے عرض کیا اگر اس نے مجھے قتل کر دیا تو؟ آپ نے فرمایا کہ ایسے حالات میں تو شہید ہوگا، اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تو اسے قتل کر دے تو وہ آگ میں ہے۔‘‘ [1]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گھر والوں کے لئے عزیمت کا یہی راستہ ہے کہ وہ ڈاکو کو اپنا مال نہ دیں، بلکہ اس سے جنگ وقتال کیا جائے، اگر ایسے حالات میں گھر والا مارا گیا تو وہ شہید اور اگر ڈاکو مارا گیا تو وہ جہنم میں اور اس کا خون ضائع ہے لیکن اگر اس کے ساتھ جنگ وقتال کرنے سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً وہ گھر والوں کا اکیلا ہی سرپرست ہے اور اہل خانہ میں اور کوئی لواحقین کی نگہداشت کرنے والا نہیں یا وہ اہل علم سے ہے اور اپنے علم سے لوگوں کی تشنگی دور کرتا ہے تو ایسے حالات میں رخصت ہے کہ وہ اپنا مال اس کے حوالے کر کے اپنی جان اور عزت وناموس کو محفوظ کرے، اس بات کا اندازہ وہ خود لگا سکتا ہے کہ اس نے کونسا راستہ اختیار کرنا ہے، عزیمت کا یا رخصت سے فائدہ اٹھانا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، الایمان: ۲۲۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:454

محدث فتویٰ